Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

A
16. B. 55.

16 A 55

کہا اوسنے یہ مجکو معلوم نہ
ہی مخفی سخن مجکو مفہوم نہ
تو پھر بادشہ نی کہا سن کے
کہ نزدیک جاکر نظر کر اوسے

جو نزدیک جا دیکھا اوسکی تئین
تو پہچانا گھوڑی پہ دختر کی تئین
کہا بادشہ ہی نظر مین کری
کہ حضرت سلامت ہے بیٹی مری

کہا شہ نی مت فکر کو راہ دو
کہین ہم جو تمسی وہی جا کرو
حقیقت اونہون کے ہی مجمع عیان
یہ عاشق ہین صادق کرونگا بیان

حسن کو بلا شہ نی دی یہ صلاح
شتابی ہی دونو کا کردی نکاح
یہ بیٹا مرا ہی وہ بیٹی تری
کہ اب جلد نسبت خوشی سی کری

بولایا جوان کو تسلے دیا
وہین چونب کی پہیر گود ہی لیا
جو شہ نی کہا وہ کیا ہم قبول
کہ حضرت کا کہنا نہین ہی عدول

وہ خلق اوسکی جتنی تماشی گئی
وہی خلق سب ان آتی بہئی
ہوا ہر طرف سی نثار و نثار
سلامت مبارک پکارا پکار

شادی ہونا سوداگر بچہ کی وزیرزادی کی ساتھ

جھما جھم مجیری لگی بجنی وان
اوسر دنگ طنبور سارنگیان
لگین ناچنی رنڈیان یکطرف
خوشی کا ہوا شور و غل ہر طرف
یہ تھا عدل سلطان محمود کا
نکاح اوسنی اون دونو کا کردیا
غرض عشق صادق کا تھا یہ ظہور
نہ سمجھو کہ یہ بات ہی اس سی دور
نہین بدسے عشق مجازی ہی یار
ہی یہ پل حقیقی کا ای ہوشیار
خدایا بحق نبی الکرام
کیا شاہ رحمان نی قصہ تمام
خدایا کہون مین سدا خوش کلام
محمد نبی پر درود و سلام

خاتمۃ الطبع

بحمد خدائے کبیر کہ قصہ سوداگر بچہ مطبع دبیر بے نظیر جناب منشی نول کشور مقام لکھنؤ شہر محرم الحرام ۱۲۹۱ ہجری
مطابق ماہ مارچ ۱۸۷۴ء مین چھپکر طیار ہوا

INDIAN INSTITUTE

نظر کر جو دیکھا شہ بی نظیر
کہ پچھم طرف ہی محلہ بڑا
یہ سن کوتوال اوس محلی گیا
پکڑا ہاتھ اوسکا لے آگے دہرا
تمامی محلہ مین اوٹھا یہ شور
محل مین جو سوتا تھا تاجر بچا
وہانسی چلا اوسکو رہ مین ملا
کہا مین ہون حاضر مرا چور ہون
مین ہون چور ای نیکمر دھوب
یہ کوتوال کو بہت حیرت ہوئی
وہانتک جو ہمراہ دونون گئے
یہ تاجر بچہ چور ہے تو پکڑ
کہا بادشہ نی اسے لیکی جاؤ
ہوا شہر مین جب یہ غوغا و شور
موکل کو تھا وہیان تلوار کا
کہا نازنین نی دوا کو بلا
کیا سیاہ جامہ سیہ راہبور
گئی گھوڑ اوسکا مقابل کھڑی
امروز درین شہر سیہ پوش منم
ایتو سولی کھڑی ہی سائین کی دیار
گر دار نصیب ست مرا در عشق
گر یار مرا آمدہ منظور کند
کہا دردمندی سی اوسنی یہ جب
تبسم کیا شاہ سلطان امیر
سیہ پوش صف مین کھڑا کون ہے

کہ مجرمی کو حاضر ہوئی سب امیر
وہان لوگ لیکر تو جا ہو کھڑا
ملکزادہ تب آن حاضر ہوا
عسس سے ہوا حکم تب شاہ کا
ملکزادہ نام ایک ہی وان جوان
کہا اوس سی ای نیکمر دھوب

گرفتار کرنا کوتوال کا ملکزادہ اور سوداگر بچہ کو

یہ باتین سنین اوسکی سدہ بدہ گئے
کچہری مین شہ کی جو حاضر ہوئے
ملک کی خلاصی شتابی سی کر
مین جب آؤن تب اسکو سولی چڑہاؤ
کہ تاجر بچہ رات پکڑا ہی چور
جوان منتظر اپنی تھا یار کا
کہ دیکھونگی مین بہی تماشی کو جا
منگا کر کے گھوڑا ہوئی وہ سوار

کہا دلمین اپنی خدا کیا کرون
نظر شاہ نی کر کے دونو کا حال
وہان چوتری مین تہی سولی کھڑی
شتابی نکرنا مگر دیر کر
تماشی کی خاطر بہت بیقرار تہی
سنی نازنین نی جب اسکی خبر
سجا سر پہ چیر اسیہ فام کا
بڑا یار کا اوسنی پہر غم کیا

اشعار فارسی

از یار جدا ماندہ و مدہوش منم
من جوشم و من پوشم خاموش منم
بنشست وہ چرخ ہین سائین کی دیار
سنا شعر اوسکا جو اوس یار نی

وزیرزادے کا اسپ پر سوار ہو کر بچہ کو قبل طلوع روز بیرنہ چل کر چھڑانا

جہانکو مین بہیجون وہانکو تو جا
مرا چوری شب کا تو جا وہان
چلون سنگ تیر کرو نہین جواب
تب اوسکے محل مین یہ غوغا پڑا
کہ ناحق ملکزادہ پکڑا ہے چور
جگا نیند سی جب یہ غوغا ہوا
مری یار کو تو کہان لیچلا
اسی چھوڑ دی مین ترسا نہ ہون
چلون ساتھ تیر کرو نہین جواب
کسی چھوڑ جاؤن کسی لیچلون
اشارت یہ کی تب سپاہی کوتوال
تماشی کو سب خلق جا کر ڈری
چڑہانی مین سولی کی تاخیر کر
جو انکو بنا یار کے چھیڑ تہی
ارادہ کیا چلنے کا پہر اوس
ولی تہا دو صد لاکھ کی دام کا
چلی یاد کرتی کہان ہی پیا
وہ روئی مگر چپکے شعرین پڑہی
دیگی کہ بجوش آمدہ سر پوش منم
دیا جواب اوسکا یہ دلدار نی
تا رقص کنان بر سر آن دار منم
رفتن جانبم چرا نہ مسرور کند
بجز شہ کی سمجھا نہ کوئی سبب
اور ہس سی لگا پوچھنی ای نیر
مقابل جوان کے اڑا کون ہے

جدائی کو سنکر پریشان ہوئی
پکڑ چوٹی کو موکی تار تار
مری واسطی گو کسالا سہے
کہ پائی فلک نی مجھی کیا کیا
تری ظلم سی ہوگئی چشم کور
محبت لگا مجھکو حیران کیا
کہا یار نی اب سنو میری بات
پڑھا پھر تو قرآن جو معتاد سی
جو جلدی سے پڑھکر کیا پھر تمام
پلنگ سی اوتر کر کھڑا یا نہ جو
وداع اب کرو مجھکو ہوتی ہی دیر
اوٹھی نازنین ہاتہ جوڑی کھڑی
کہا یار میرا تو سرتاج ہے
کہا یہ نہوگا کہ ہی فعل بد
ولی اک عرض ہی مری یار سے
کہا نازنین نی قسم ہی رسل
کہا جسجگہ میری سوئی گڑی
گلی ملک کی روئی و پاؤن پڑی
کہ تہا قول مین راست صادق سچا
شتابی سی آ یا بلا یار کون
کہا یار نی بات سانچی کہی
سر اوسکا اوٹھا اپنا زانو دیا
ہوئی صبح صادق جو شب سی گئی
اوٹھا شاہ اوسوقت وقت سحر
مصلے سی اوٹھکر کیا عام خاص

سنا حال بیتاب حیران ہوئی
لگی کہنی پھر اوس سے ای گلعذار
غضب ہی جو جان سے میرے تمہیں
کیا مجھکو غمگین مرا جی لیا
مری یار سی مجھکو کرتا ہی دور
کہ مشل زلیخا پریشان کیا
نہ رو وکہ ہی آج ماتم کی رات

کیا چاک جامہ گریبان پکڑ
کہ تجھ بن اکیلی ہین کیسی ہون
مجھی ہین ظالم یہ جوگن ہوئے
اری او فلک ہی بڑا بیوفا
نہ دل جسنی باندھا دلارام سے
ہی صد حیف دلکو کہا بار بار
اوٹھو شمع لاؤ کہ ہوتی ہی دیر

قرآن پڑھنا وزیرزادی کا اور سوداگر بچہ کا سننا

بس اب چھوڑ دی میں نے کاجو
کہ دنیا مین اپنی زندگی ہی اب
کہ کل مجھکو مارینگی تلوار سے
جو تمنی کہا سو کیا مین قبول
یہین سیاہ بانا تو ہوا گہر ہی
اوٹھی نازنین ہاتہ جوڑے کھڑی

مین آگی تری ہون چاہی سو کر
کہ ٹک جیونی کو بدی کیا کرون
جو اوسوقت پر دوست ہی نظر
نشانی بتا کیا دکھاؤن تجھے
کہ اوسوقت پر مجھکو یونکر نگاہ
وہان سی وداع ہو وہ تا خرچلا

درخواست شہزادی کی واسطی بہانہ سفر کی اور انکار اوسکا

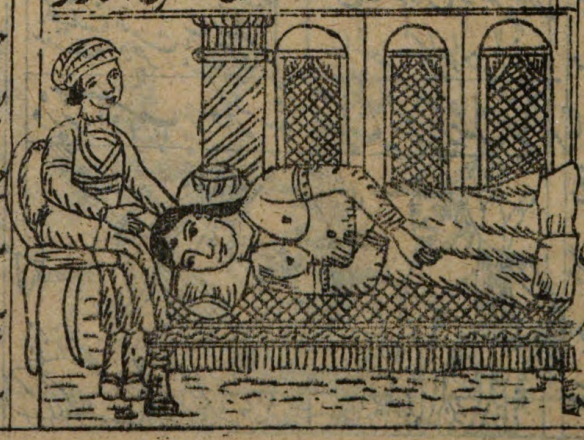

لگی مارنے ہاتہ بالای سر
جو ٹک مین نہ دیکھون تو کیسی جیون
نجانون مری جیکی بہوگن ہوئے
تجھی درد مندونکا کیا غم ہوا
وہی جیتا ہی چین و آرام سے
رہون مین اکیلی نہو پاس یار
جو پڑھنا قرآن ہی تو پڑھ کو سو
کہ اوسدم تو باقی پہر رات ہی
پڑھا پھر نبی پر درود و سلام
کہ کوتوال نی مجھکو پکڑا ہی جو
مرا یار میری کری کا اوسپر
پکڑ دامن اوسکا وہ پاؤن پڑی
کہ ہی وقت خالی کسی سے نہ ڈر
نہین خلق سی تو خدا سی ڈرون
مجھی موت کی تلخی ہوئی شکر
کہ اوسوقت جانونگی کیسی مجھے
یہین سیاہ بانا وہ گھوڑا سیاہ
گلی لاگ ہو کر وداع ہو چلا
اوسیوقت سلطان سے گہر کو چلا
حقیقت کہی پیر دلدار سون
بس اب سو رہو رات تہوڑی رہی
جو نیند آئی اوسکو وہ غافل ہوا
موذن نی اوٹھکر اذان تب کہی
ہوئی اوسکی اوٹھنی کی سبکو خبر
سب ارکان دولت کی گہر گرس

جو ہو صحن خانہ مین وہ خوشخرام — نہ ہی شمس پھر وہانسی جانیکا نام
اگر جلوہ گر ہو وہ گلزار مین — گل سبا گین سب پھول بار مین
مین جاتا ہون اوس پاس ہر صبح شام — فقط ہی کلام اللہ پڑھنی سی کام
کہ جسوقت پر جاکے حجرہ مین ہوا — تو قرآن اوتارا رحل پر ہرا
مرا اوسکا ہر شب یہی طور ہی — تلاوت سوا کچھ نہین اور ہی
حقیقت مین اپنی کہی راست بات — نہین اور واللہ کچھ اوسکی سات
برس چودہوین مین وہ لڑکی ہی — وہ یا چودہوین رات کا چند ہی
ہی آتی ہی الفت مجھی اوسکو ہات — خدا جانتا ہے نہین اور بات
یہی راست بازی مین اوس سے کہا — ہوویگا وہی جو کرم مین لکھا
اگر حکم ہو تیرا اسوقت پر — تو چڑھکر محل پر کرون اک نظر
فلانی مری دلکو راحت تو دے — ملون جاکی ٹک مجکو فرصت تو دے
کہ جبتک نجاؤنگا مین جان نثار — رہی گی بڑی وہ مری انتظار
کہا یار نی یک ہی دہشت مجھی — کہ پہرنا کوئی آن لوکی تجھی
کہا اوسنی جو عشق مین سر دیا — ہمیشہ خوشی سی وہ جگ جیا
رضا دی یہ تب یار نی یار کو — کہ جاکر ملو اپنی دلدار سو
چلا ہو کی رخصت اودھر مردہ — کہ رکھتا تھا سینہ مین ٹک درد وہ
سیہ پوش سنکر کے بیحال ہو — چلا آزمانی اس احوال کو
جوان پر برہ کا بڑا جوش تھا — کسیکی خبر اور نہ کچھ ہوش تھا
شتابی سی جاکر محل پر چڑھا — وہ سلطان بھی چھپکر کھڑا ہو رہا
کیا شاہ نی لمین سیر فکر یون — کہ گوشی مین چھپکر کھڑا ہو یون
جو پہونچا محل پر جوان آنکر — تھی سوتی پڑی اپنی وہ سیج پر
ادب سی کھڑی ہو کی کی ہاتون مین کیون — کہ محبوب سوتا جگاؤن مین کیون
کھڑا ہو کی رویا ندی بہ چلین — جب آنسو چلی اوسکی آنکھین کھلین
جو دیکھا کھڑا سر پہ دلدار تھا — ولیکن روان چشم خونبار تھا
لگی پوچھنی ای وفادار من — بڑی دیر کیون کی بتا یہ سخن
کہ ابتک نہ آئی کہان تھی مگر — حقیقت جو گذری ہو اظہار کر

حال کہنا سوداگر بچہ کا وزیرزادی سے اور بادشاہ کا چھپکر سننا

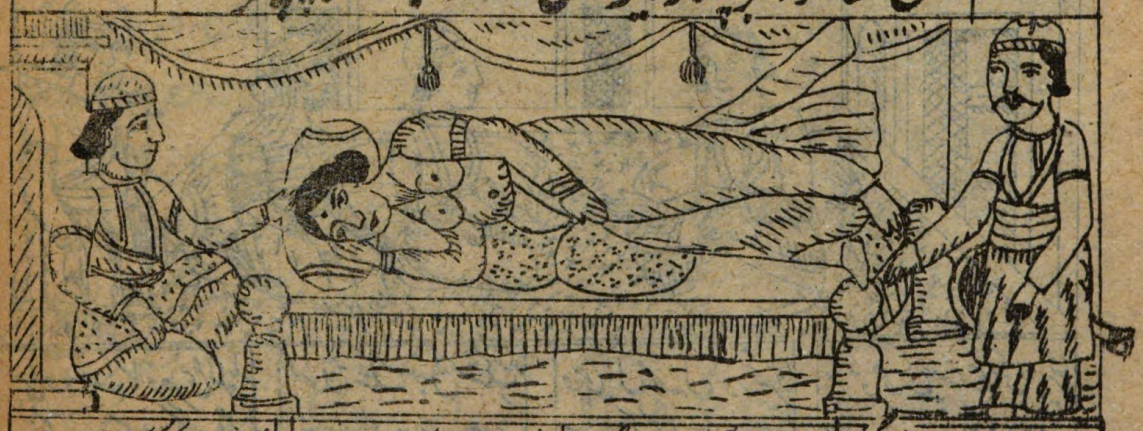

تری انتظاری مین یہ شب گئی — ابھی نیند آئی تو مین سو گئی
مجھی تجھ بنا ایک پل سال ہی — تجھی مجھ بنا کہ کیا حال ہی
بھلا تیری روتی کا کیا طور ہی — یہ زاری تری مجکو بیش جو رہی
سخن سنکی فی الحال وہ جوان — کیا نامرادی کا اپنی بیان
کہا کیا کہون تجھسی مین اپنا حال — کہ اسشب کو پکڑا مجھی کوتوال
تب اوس سے کہا مین کہ اپنی نکنام — ہی اک یار میرا ملکزادہ نام
اگر مجھکو ہمراہ وان سے چلو — ضمان لیکی میری خلاصی کرو
پکڑ ہاتھ مجھکو لے آگے دھرا — چھٹا یار کو جبکہ ضامن دیا
یہ باتون کو سنکر ہوئی بیقرار — بھری اشک آنکھون مین وہ زار زار
حقیقت سنی یار نی یار کے — گئی سیون تب بات سب پیار کی

تکرار کرنا ملکزادہ کا بادشاہ سے واسطے رہائی سوداگر بچہ کے

وہ بولا کہ کہہ تو ترا نام کیا — مری یار سے کہہ ترا کام کیا
جو چاہی بھلا چھوڑ ای نیکمرد — نہین مارون شمشیر ہوگا گرد
کہا شاہ نی کیا ہی قدرت مجھے — لگا وی جو شمشیر مارے مجھے
مین ہون خاص اس شہر کا کوتوال — گھڑی مین جو چاہون کرون ترا حال
پکڑ لیچلا ہون اسے قتل کو — سحر دیکھیو شاہ کی عدل کو
اگر یار کا تجکو ہے درد و غم — ضمان ہو تو فی الحال تا صبحدم
جوانمرد تھا یار ثابت قدم — لگا کہنے اوس یار سے پر الم
کہ ای یار تم اس سے مت کچھ کہو — ادب ہی سی بولو جو ہمکو چہو
مگر اتنا تم کام اسدم کرو — مین چھوٹون اگر تم ضمان میری دو — کہا ہو نہین صامن کو تم قبول — کہ ضامن خدا ہی خدا کا رسول
کہا سونپتا ہون خدا سے ترا — کہ جسوقت چاہو لے حاضر کرو — پکڑ ہاتھ اوسکا لیا لیکے گھر — لگا پوچھنی کہہ تو کیا تھا مگر
بگو یار با ما تو این حال خویش — کہ اینک ترا آنچہ آمد بہ پیش — کہا شہ نی دل بیچ ہم چیز ہین — سنین باتین آپسمین جو بچہ کرین
وہ دو یار خلوت مین ہمراز تھے — چھپی شاہ بھی وانپہ دمساز تھے — بگفتا ای فلان حال من بگو — ولی لب برین راز سر پوش کن
کہا ہو نہین مشتاق دختر وزیر — کہ جگ مین نہین کوئی اوسکی نظیر — عجب نازنین ہی وہ ماہ جبین — کہون مین پری اوسکو یا حور عین

حال پوچھنا ملکزادہ کا سوداگر بچے سے

ہی وہ زلف کافر مری دلکو مار — کہون زشک سنبل کہ مشک تتار — وہی بال مجھ دل کو زنجیر ہی — مری جی کی پھندی کی تدبیر ہی
وہ آنکھین ہر اک اوسکی صہبا پیا — مژہ جو ہین وہ تیر فولاد ہین — بھوین کج کمان یا کہ عید ہین — کہ دیندار سب مائل دید ہین
نگہ وہ اگر اپنی ترچھی کرے — تو سینہ پہ عاشق کی برچھی کرے — ہر اک چال پر کبک جیان ہے — کہ عاشق کا دل اوسپہ قربان ہے
وہ رخسار رشک گل گلشنے — کہون مین اوسے حور یا کہ پری — ہی سرو چمین باغ خلد برین — سراپا ہر اک عضو ہی نازنین
اگر وہ کبھی آنکھ سرمہ کرے — تو اوسکی نگہ سے کبھی نا گرے — نظر اوسکی صورت سے کر ٹک لڑے — تو عاشق کا دل ٹکڑی ٹکڑی کرے
اگر اوس پری پیکری ٹک نظر — تو مجھا دی ہشیار خود بیخبر — اوسی سرو پر قمری ہی دل مرا — اوسی شوق سی دل شیدا ہوا

طلب کرنا بادشاہ کا مع سوداگر بچہ کی اوسکے باپ کی پاس بطلب ضمانت

کہا مرد صالح نے ای شیر نر — اگرچہ پیارا ہی میرا پسر
ہمیشہ نصیحت بہت مینی کی — ولی دلمین لایا نہ یہ ایک بہی

مین ہر وقت کہتا تہا اس راہ چل — کہ شب کو تو گہر سی نہ باہر نکل
سخن میرا اسنی کبہی نا سنا — کہ جیسا ہی بویا تہا ویسا اوگنا

مین ضامن ہونگا مجہی عار ہے — کہ یہ پوت میرا تو بدکار ہے
نجانون کہ فردا کو کیسی پڑے — پرائی بلا کون سر پر دہرے

جو خاطر مین آوی سو اوسکو کرو — کہ مجہسی نہ بولو خدا سی ڈرو
کہا شہ نی دنیا عجب سر دہے — پدر کو پسر کا نہین درد ہے

خدایا جہان مین محبت نہین — پدر کو پسر پر بہی شفقت نہین
پکڑ ہاتہ جب لیچلا اوسکو شاہ — جوان درد سی پدر یہ بولا کہ آہ

نہین کوئی دنیا مین سلتے ہی آب — کیا باپ نی بہی کنارہ غضب
کہا ای شہنشاہ کے کوتوال — کرون عرض مین تجہسی اب اپنا حال

جو ہو حکم اک عرض پہر مین کرون — کہ کہتا ہون لیکن مین کہتی ڈرون
مرا اس محلہ مین اک یار ہے — ہمیشہ جدائی کا غمخوار ہے

جوان خوب خصلت ملکزادہ نام — وہ شاید کہ آجاوی اسوقت کام
عجب کیا ہی گر ہووے ضامن مرا — کہ ہی ایک جان اور اک تن مرا

خبر یار گر میری پاتا کہین — تو بیشک وہ سنکر کی آتا ہین
چلو مجکو لیکر کریگا وہ غور — کہ دنیا مین ایسا نہین کوئی اور

کہا شہ نی ای سفلۂ بے خبر — ہی ماں باپ سے کون کہتہ یار تو
پدر سی بڑا کیا ترا یار ہے — کہ دنیا مین جسکا بڑا پیار ہے

کہا باپ نی گو نکچہ کہا یا غم — پر اوس یار سی ہے امید کرم
کیا غور دل مین یہ سلطان نی تب — کہ دیکہین چلو دوست کو اوسکی اب

پکڑ لیچلا وہ جہان یار تہا — محبت کا گویا کہ گہر بار تہا
وہ اک یار سوتا تہا آنند مین — دگر یار سلطان کی تہا بند مین

یکی یار مردہ یکی بدمست تہا — دگر یار کا بند مین دست تہا
یکی یار کا دل بغل بیچ تہا — دگر یار سلطان محل بیچ تہا

پکارا یہ جاکر نکالا شتاب — لیی ہاتہ مین خنجر اور مست خواب
جو نکلا غضب مین پکارا وہ پٹ — کہ ٹک نہ سنبہلا لو جاوی لپٹ

جو دیکہا تو اوسکا وہ دل جلا — سیہ پشک دست مین بند ہے
ملک سنے پکارا کہ ای بیخبر — نہین خوف میرا ابہی تجکو مگر

کیا شکر مولی کا پھر صبح و شام
کہ ہی بس امن مین رعیت تمام
ہی اس خلق پر عدل و رحم و کرم
کوئی ظلم ظالم سی پر غم نہین

کیا غور دل مین شہ بے نظیر
کرون سیر تک مین مسلمہ فقیر
یکایک سیہ پوش سلطان امیر
جو گذرا وہ طرف مکان وزیر

گذر شاہ کا اوس طرف جا پڑا
جو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا
کھڑا ہیگا ایک نازنین نوجوان
جوان کیطرف کو ہوا وہ روان

جو چاہی کہ پھینکے کمند جا رہے
تب اوس راستے سے محل پر چڑھے
جو تحقیق دیکھا اوسی رات مین
کمند مسلسل لیے ہاتھ مین

یہ جانا کوئی چور بٹ مار ہے
و یا یہ کسیکا گرفتار ہے
ڈپٹ کر کہا کہ ای بے خبر
نہین خوف میرا ہے تجھکو مگر

کہا کہہ تو مجھسے ترا نام کیا
کیون آیا اوسی رات کو کام کیا
لگائی طمانچی پکڑ زور زور
اور پکڑا اوسے جانکر اوسنی چور

گرفتار ہونا سوداگر بچہ کا

کہا اوسنی ای مرد صاحب ہنر
مجھے حال سی اپنی دیجی خبر
کہ تم کون ہو اور کیا نام ہی
جو کتنی ہو کہہ کیا مہین کام ہی

کہا ہو نہین اس شہر کا کوتوال
تجھی پوچھنا کیا ہی میرا حال
یہی کام میرا ہی ہر صبح و شام
کہ رہزن و بدکار پکڑون تمام

جو مین تجھکو پکڑا ہے یون آنکر
فجر کو جڑا ہونگا سے دار پر
پکڑ ہاتھ اوسکا لی آگے سرا
جوان کی یہ اندیشہ دل مین پڑا

کہا ای شہنشاہ کی کوتوال
کرون عرض اب مین اپنا حال
جو اسوقت چھوڑو تو تو تم ثواب
کہ فردا کرونگا مین اپنا جواب

کہا شاہ نے طفلک بیخبر
پکڑ چور کو کسنے چھوڑا مگر
جو اسمرد بولا کہ ای نیکنام
ہون تاجر بیٹا فلانے مقام

اگر لیچلو مجکو تم گھر کی طرف
خدا کو جو مانو تو ہی ایک حرف
مرا باپ تجھکو ضمان دیوی گا
ضمان دیکی تمسی امان لیوی گا

کری در و میرا یہ ہی مجھکو آس
ضمان دیگا وہ تم چلو اوسکی پاس
کیا شاہ نی اپنی دل مین خیال
بھلا دیکھئی باپ کا اوسکی حال

پکڑ ہاتھ اوسکا رکھہ آگے لیا
چلا جا کی دواری پہ ٹھہرا کیا
جوان مرد کا باپ مقبول تھا
خدا کی عبادت مین مشغول تھا

خبر جب ہوئی اوس بڈھی مرد کو
کہا اوسنی آکی بڑے درد سو
عبادت مین مولی کی تھا میں تمام
ستایا بڑی رات کو کیا ہی کام

کہا ہو نہین اس شہر کا کوتوال
نہین دیکھتا تو پسر کا یہ حال
کہا لیچلو تم پدر کے حضور
تبھی دینی ضامن یہ ہا ہی پور

کہ اسوقت مجکو ترا زور ہے
کہ چوری مین پکڑا بڑا چور ہے
بوقت سحر اسکو مارینگے ہم
اوسی خاک مین اسکا دلینگے ہم

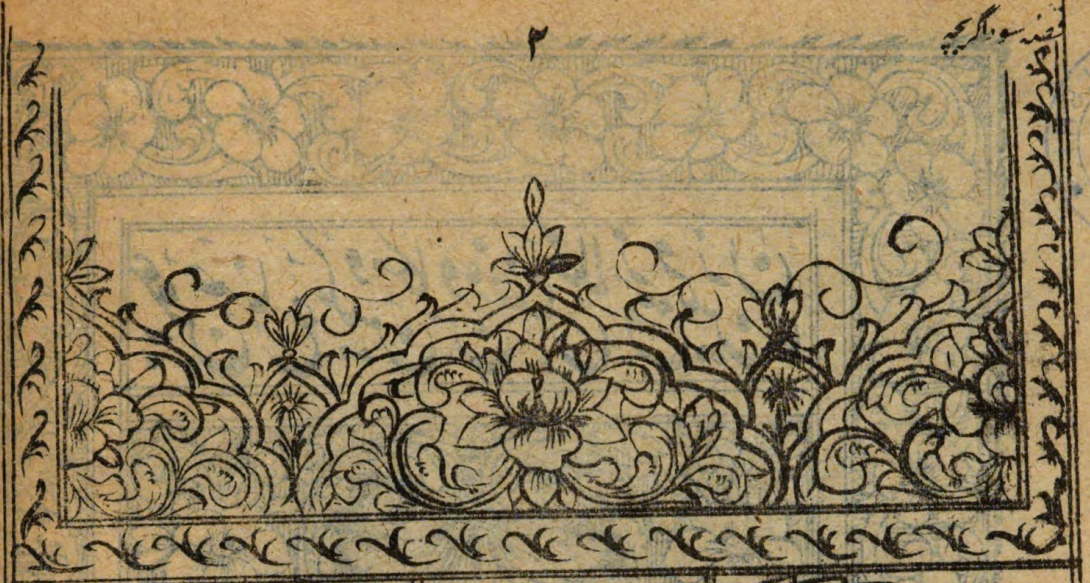

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سرتاج ہے
دو عالم مین جسکا بڑا راج ہے
وہ اول وہ آخر کریگا جو ہے
جو دنیا مین آیا رہیگا نکو ہے

وہ قادر ہی قدرت سے کیا کچھ کرے
وہ بخشیگا اوسکو جو اوس سے ڈرے
الٰہی مین تیری صفت کیا کرون
چہ قدرت زبان کو بیان کیا کرون

جو چاہی تو رائی کو پربت کرے
او پربت کو ناچیز کرکے دہرے
الٰہی مری تجھسے ہے آرزو
کہ دنیا و عقبے مین رکھ آبرو

تو بندے پہ اپنے سدا مہر کر
رحم کی نظر سے لے اوسکی خبر
مین قدرت کا تیرے کرون کیا بیان
تو رزاق مطلق ہے در دو جہان

جو توبہ کرے اور تجھسے ڈرے
دو عالم مین بخشے جیے یا مرے
بہت راہ تیری مین بھٹکتے ہین
بنا دین تجھے سر کو ٹیکت پہرین

جنھون نے تری راہ مین سر دیا
اونھون نے کمائی کو پورا کیا
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون
تری بخششون کا طلبگار ہون

الٰہی تو مجھکو نہ محتاج کر
تو نے فضل سے اپنے میرا علاج
الٰہی یہ قدرت ہے تیری عجب
کہ دیتا ہے روزی مجھی بے سبب

الٰہی تو صاحب مین بندہ ترا
ہے نت فکر اور غور تجھکو مرا

در نعت سرور کائنات

قیامت مین مجکو بڑی آس ہے
کہ محبوب حق کا نبی خاص ہے
وہ درگاہ تیری مین سرتاج ہے
دو عالم شفاعت کا محتاج ہے

بہت راہ اوس پل کی باریک ہے
کہ اک بال سی بھی وہ باریک ہے
تو دیدار دیگا جسے کردگار
گنہ بخشے گا اور لگاویگا پار

تو اوسوقت پر ڈر کچھ نا رہا
صداقت سے کلمہ نبی کا پڑھا

آغاز قصہ

مین اس بعد آغاز قصہ کیا
کہ تھا فارسی ہندوی مین لکھا
یہ دیکھا تاریخہا سے کہن
کہ ہی سربسر سلطنت کا سخن

کہ سلطان محمود صاحب ہنر
ہمیشہ شہر کی وہ لیتا خبر
رعیت پہ ہے ظلم یا عدل ہے
نگر بیچ ہے قہر یا فضل ہے

پہن کالے کپڑے سر شام کو
نکلتا تھا تو دیکھون آنام کو
ہوا جب مسلح کمر باندھ کے
اکیلا چلا خنجر اک ہاتھ لے

کیا گشت ہر سوی بازار کو
چلا دید گلیون کو وہ نام جو
نپایا کسی چور پٹ مار کو
نہ چور اور رہزن نہ بدکار کو

Kissah Saodagar Bacha

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

قصۂ سوداگر بچہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بمطبع مزین مطبوع ہوا

Qiṣṣat-ĕ- Saudāgar- baccat.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.